

287024-فرمان باری تعالیٰ : {إِنَّ الَّذِينَ عَنِ الدِّينِ عَنِ اللَّهِ الْأَسْلَامُ} کی تفسیر

سوال

اللہ تعالیٰ کے فرمان : {إِنَّ الَّذِينَ عَنِ الدِّينِ عَنِ اللَّهِ الْأَسْلَامُ} کی کیا تفسیر ہے ؟

جواب کا خلاصہ

اسلام کا عمومی معنی ہے کہ : اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جانا، سب کچھ اسی کے سپرد کر دینا اور اسی کی اطاعت بجالاتے ہوئے اسی وحدہ لاشریک کی عبادت کرنا۔ جبکہ خاص معنی ہے کہ : اسلام سے مراد وہ دین ہے جو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کسی سے بھی اس کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں فرمائے گا۔

پسندیدہ جواب

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : {إِنَّ الَّذِينَ عَنِ الدِّينِ عَنِ اللَّهِ الْأَسْلَامُ} ترجمہ : یقیناً دین اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف اسلام ہے۔ [آل عمران: 19]

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں یہ بتلادیا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اسلام کے علاوہ کوئی دین قابل قبول نہیں ہے، اور اسلام کا مطلب یہ ہے کہ : انسان اللہ تعالیٰ کا مطیع ہو، اپنا سب کچھ اسی کے سپرد کر دے، اللہ تعالیٰ کے سامنے ہی جھکے، صرف اسی کی عبادت کرے، اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کے ساتھ اللہ کی کتابوں پر بھی ایمان لائے، اللہ تعالیٰ نے ہر رسول کو شریعت اور منیج سے نوازتا، تا آں کہ اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے، آپ کو اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کی طرف رسول بننا کر بھیجا، چنانچہ ان کے بعد اللہ تعالیٰ کسی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں فرمائے گا۔

چنانچہ سابق انبیائے کرام کے تمام پیغمبار اسلام کے عمومی معنی کے اعتبار سے مسلمان تھے اور وہ اسی وجہ سے جنت میں بھی جائیں گے، لیکن اگر ان میں سے کسی کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی اطلاع ملی تو ان سے صرف نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی قبول کی جائے گی۔

اس آیت کی تفسیر میں سیدنا قاتا دہ رحمہ اللہ کستہ میں :

"اسلام : لالہ الا اللہ کی گواہی دینا، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین کی صورت میں جو کچھ نازل ہوا ہے اس کا اقرار کرنا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایسا دین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے، اسی دین کو دے کر انبیائے کرام مسموٹ فرمائے، اپنے اولیائے کرام کی اسی کے لیے رہنمائی فرمائی، اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں فرمائے کا اور بدل بھی صرف اسی دین کا دے گا۔" ختم شد

اسی طرح ابوالعالیٰ رحمہ اللہ کستہ میں :

"اسلام : صرف اللہ کے لیے اخلاص اور وحدہ لاشریک کی بندگی کا نام ہے۔" ختم شد
"تفسیر طبری" (275/6)

ابن کثیر رحمہ اللہ کستہ میں :

"فرمان باری تعالیٰ : {إِنَّ الَّذِينَ عَنِ الدِّينِ عَنِ اللَّهِ الْأَسْلَامُ} میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتلایا گیا ہے کہ : اللہ تعالیٰ کسی سے بھی اسلام کے علاوہ کوئی دین قبول نہیں فرمائے گا، اور اسلام یہ ہے

کہ: جس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے جو بھی رسول بھیجے ہیں ان کی اتباع کی جائے، پھر جب خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے سلسلہ نبوت مکمل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف آنے والے تمام راستے بند کر دئے یہ صرف ایک ہی راستہ کھلا رکھا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جاتا ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ایسا دین اور شریعت لے کر جاتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہے تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ تَتَّقِيْغَرِيْزِ الْإِسْلَامِ وَنَذَا فَلَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ وَمَنْوَفِ الْأَتْرَوْهُ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾

ترجمہ: اور جو بھی اسلام کے علاوہ کوئی دین تلاش کرے تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو گا۔ [آل عمران: 85]
اور اس آیت مبارکہ **﴿إِنَّ الَّتِيْنَ حَمَدَ اللَّهَ الْأَسْلَامَ﴾** میں بھی یہی بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول دین صرف اسلام ہے۔ "ختم شد
تفسیر ابن کثیر: (25/2)

ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"امام زجاج کہتے ہیں: دین: ان تمام امور کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر بطور بندگی لازم کیے اور انہیں ان پر کار بند رہنے کا حکم دیا ہے، انہی امور کے عوض اللہ تعالیٰ لوگوں کو بدلتے بھی دے گا۔

ہمارے استاد محترم علی بن عبید اللہ کہتے تھے: دین: ہر اس کام کا نام ہے جو انسان اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے آپ پر لازم قرار دیتا ہے۔

ابن قیمہ کہتے ہیں: اسلام کا مطلب سلامتی میں داخل ہونا ہے۔ یعنی: انسان فرمان برداری اور بیرونی کے ذریعے سلامتی پاتا ہے، یہی مضمون عربی میں لفظ "اسلام" کا ہے، مثلاً عربی میں کہا جاتا ہے: {سَلَامٌ وَاسْتَسْلَامٌ، وَاسْلَامٌ فُلَانٌ لِأَمْرِكَ} سب کا مطلب یہ ہے کہ: فلاں شخص آپ کے حکم کا تابع فرمائیں تو کوئی سلامتی پا گیا۔ "ختم شد
"زاد المسیر" (267/1)

علامہ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے بتلایا کہ: **﴿إِنَّ الَّتِيْنَ حَمَدَ اللَّهَ﴾**۔ یعنی: ایسا دین جس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی دین نہیں ہے، اور اس کے علاوہ کوئی دین مقبول بھی نہیں ہے تو وہ **﴿الْأَسْلَامُ﴾** ہے، یعنی: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کی زبانی جو شریعت انسانوں کو دی ہے اس پر ظاہری اور باطنی ہر طرح سے صرف ایک ایک اللہ کی اطاعت کے لیے عمل پیرا ہو جائیں، اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا: **﴿وَمَنْ تَتَّقِيْغَرِيْزِ الْإِسْلَامِ وَنَذَا فَلَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ وَمَنْوَفِ الْأَتْرَوْهُ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾**۔ ترجمہ: اور جو بھی اسلام کے علاوہ کوئی دین تلاش کرے تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو گا۔ [آل عمران: 85] لہذا اگر کوئی شخص دین اسلام سے ہٹ کر کوئی دین اپنائے تو اس نے حقیقت میں اللہ کا دین اپنایا ہی نہیں ہے؛ کیونکہ اس شخص نے وہ راستہ ہی اختیار نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کی زبانی بتلایا ہے۔ "ختم شد
ماخوذہ از: "تفسیر سعدی" (ص: 964)

ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اسلام کے عام معنی کے اعتبار سے مطلب یہ ہے کہ: جب سے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کا سلسلہ شروع کیا ہے اس وقت سے لے کر قیامت قائم ہونے تک اس انداز سے اللہ تعالیٰ کی بندگی کی جاتے جیسے اللہ تعالیٰ نے شریعت میں بیان کی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس بات کا تذکرہ متعدد آیات میں فرمایا ہے، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ سابقہ تمام شریعتیں بھی اپنے اپنے وقت میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری ہی تھیں، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی: **﴿رَبَّنَا وَاجْلَنَا مُشْكِنَنَنَ لَكَ وَمَنْ ذَرَّنَا أُمَّةَ شَلِّيْةَ﴾**۔ ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! تو ہم دونوں کو اسلام والا بنا، اور ہماری اولاد میں سے بھی تیری فرمائی بردار است بنا۔ [البقرة: 128]

بکھرہ اسلام کا خاص معنی مراد ہو تو اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ دے کر بھیجا گیا ہے وہی دین اسلام ہے؛ کیونکہ جو شریعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے کر ارسال کیا گیا ہے اس نے سابقہ تمام شریعتوں کو منوخ کر دیا ہے، چنانچہ اب جو شخص بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے صرف وہی مسلمان ہو

گا، اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے تو وہ مسلمان نہیں ہے، لہذا دیگر انہیاً نے کرام کے پیروکار ان کے زمانے میں مسلمان کہلانیں گے، اسی لیے یہودی سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں مسلمان تھے، یہ سائیٰ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں مسلمان تھے، لیکن جب بنی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹت ہو گئی اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے بلکہ کفر کیا تو اب وہ مسلمان نہیں ہیں۔

دین اسلام ہی وہی دین ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے، اور انسان کو فائدہ دے گا؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿إِنَّ الَّذِينَ حَمَدُوا اللَّهَ الْأَسْلَمُ﴾ ترجمہ: یقیناً دین اللہ تعالیٰ کے ہاں صرف اسلام ہے۔ [آل عمران: 19]

اسی طرح اللہ تعالیٰ یہ بھی فرمان ہے: ﴿وَمَنْ فَتَّحَ غَيْرَ الْإِسْلَامَ دُرْبَنَا فَلَمَّا قَدِمَ مُسْلِمٌ وَهُنَّ فِي الْأَخْرَةِ مِنَ النَّاسِ سِرِّيْنَ﴾

ترجمہ: اور جو بھی اسلام کے علاوہ کوئی دین تلاش کرے تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہو گا۔ [آل عمران: 85] "ختم شد

"شرح ثلثۃ الأصول" (ص: 20)

الشیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کستے ہیں :

"تمام انہیاً نے کرام کا دین ایک ہی ہے، اگرچہ ان کی شریعت الگ الگ ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿مَرْسَلٌ لَّهُمَّ مِنَ الْقَرِبَاءِ نَوْحًا وَالْزَيْدِيْ أَوْ حِنْتَنَاءِ إِلَيْكَ وَمَا وَصَنَّيْتَ بِهِ إِلَّا يَمِّنَ وَمُوسَى وَعِصَمَيْ أَنَّ أَقْبَلُوا إِلَيْنِيْ وَلَا تَكْفِرُ قَوْفَيْنِ﴾

ترجمہ: اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا جس کا تاکیدی حکم اس نے نوح کو دیا اور جس کی وجہ ہم نے تیری طرف کی اور جس کا تاکیدی حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا، یہ کہ اس دین کو قائم رکھو اور اس میں فرقہ واریت میں نہ پڑ جاؤ۔ [الشوری: 13]

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الْأُولَئِنَّ لَكُم مِّنَ الظِّيَابَاتِ وَأَخْلُوَاتِ صَاحَارَانِ إِنَّا تَعْلَمُونَ عَلِيمٌ وَلَئِنْ بَرِّهُ أَنْتُمْ لَمَّا دَرَأْتُمْ أُمَّةً وَاجْهَدَتُمْ أَنَّارَ بَعْنَمْ فَأَنْتُمْ فَأَنْتُمْ﴾

ترجمہ: اے رسول اپا کیزہ چیزیں کھاؤ، اور نیک عمل کرو، یقیناً میں تمہارے عملوں کو جانے والا ہوں، اور یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے، اور میں ہی تم سب کا رب ہوں، پس میرے لیے ہی تقویٰ اپناو۔ [المومنون: 51-52]

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (ہم انہیاً نے کرام کی جماعت ہیں ہمارا دین ایک ہے، اور انہیاً نے کرام علاقی بھائی ہیں۔)

اور انہیاً نے کرام کا دین؛ دین اسلام ہی ہے؛ کیونکہ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کسی دین کو قبول نہیں فرمائے گا۔ اسلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتے ہوئے اپنا سب کچھ اللہ کے سپرد کر دیا جائے، اسی کی اطاعت کی جائے، اور شرک اور مشرکوں سے دور رہیں :

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ﴿وَأَمْرَزْتَ أَنَّ أَكُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾۔ یعنی: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں مسلمانوں میں شامل ہو جاؤں۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ﴿إِذْ قَالَ رَبُّهُ يَرَبِّ الْأَنْعَمَاتِ قَالَ أَسْأَلْتُكَ لِرَبِّ الْأَنْعَمَاتِ﴾۔ یعنی: جب ابراہیم سے اس کے رب نے کہا: مسلمان ہو جاؤ، تو انہوں نے کہا: میں رب العالمین کے لیے مسلمان ہو گیا۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: ﴿وَقَالَ مُوسَى يَا قَوْمَ إِنَّكُنُّ أَمْثُلُمُ إِلَّا فَقَبَنَّهُ تَوْكِيدَ الْكُنْشَمَ مُشْنِعِيْنَ﴾۔ یعنی: موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میری قوم! اگر تم اللہ تعالیٰ پر مکمل اعتناد کرتے ہو تو اسی پر توکل کرو، اگر تم مسلمان ہو۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: **﴿وَإِذَا وُحِيَ إِلَيْهِ أَنْ آمُوَّنِي وَرَسُولَ قَلُوَّا آتَنَا وَأَهْنَدَ إِلَيْنَا مُشْنَعَوْنَ﴾**. یعنی: جب میں نے حواریوں کی جانب وحی کی کہ: مجھ پر اور میرے رسولوں پر مکمل ایمان رکھو، تو انہوں نے کہا: ہم ایمان لے آتے، اور گواہ ہو جا کہ ہم سب یقیناً مسلمان ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب تورات اور سابقہ انبیاء نے کرام کے بارے میں فرمایا: **﴿سَمْكُونُهَا الشَّيْرَانَ الَّذِينَ آتَنَاهُنَّا اللَّهُرَبِّنَ هَادُوا﴾**. یعنی: مسلمان نبی تورات کے ذریعے یہودیوں کے فیصلے کرتے تھے۔

ملکہ سبا کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **﴿رَبِّ إِلَيْهِ تَكَبَّرَتْ نَفْسِي وَأَسْلَمْتَ مَعَ سَلِيمَانَ لِلَّهِ رَبِّ النَّعَمَيْنِ﴾**. یعنی: میرے پروردگار میں نے اپنی جان پر ظلم ڈھایا، اور میں سلیمان کے ہمراہ اللہ رب العالمین کے لیے مسلمان ہو گئی ہوں۔

تو ان سب آیات سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء نے کرام کا دین اسلام ہی تھا، اور اسلام یہ ہے کہ انسان صرف اللہ تعالیٰ کا فرمان برادر ہو، چنانچہ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ اور غیر اللہ دونوں کا فرمان بردار ہوا تو وہ مشرک ہے، اور اگر کوئی اللہ تعالیٰ کا سرے سے فرمان بردار نہ ہو تو وہ متبکر ہے، اب چاہے کوئی مشرک ہو یا اللہ کی بندگی سے تکبر کرنے والا ہو دونوں ہی کافر ہیں۔

سب کچھ اللہ کے سپرد کرنے میں صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی اور صرف اسی کی اطاعت بھی شامل ہے، یعنی: کوئی بھی وقت ہواں وقت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے اس حکم کی تعییں کی جائے، چنانچہ جس طرح ابتدائے اسلام میں بیت المقدس کی جانب قید رخ ہونے کا حکم تھا، پھر بعد میں کعبہ شریف کی جانب رخ کرنے کا حکم دیا گیا، تو دونوں کاموں کا مous کا جس وقت حکم دیا گیا دونوں ہی اپنے اپنے وقت میں عین اسلام تھے، تو اس سے معلوم ہوا کہ دین اصل میں اطاعت گواری کا نام ہے، اور دونوں کام ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت قرار پائیں گے، اگرچہ ان کاموں کی کچھ صورت مختلف ہے کہ ایک میں بیت المقدس کی جانب نمازی کا رخ ہے تو دوسرے عمل میں کعبہ کی جانب۔

اسی طرح تمام رسولوں کا معاملہ ہے کہ سب انبیاء نے کرام کا دین ایک ہی ہے اگرچہ ان کی شریعت اور مناج الگ الگ ہیں، عبادت کا طریقہ مختلف ہے، تو ان کے الگ ہونے سے دین الگ الگ نہیں ہو جاتا، جیسے ایک ہی رسول کی شریعت میں عمل کی شکل بدلتے ہے شریعت نہیں بدلتی جیسے کہ ہم نے شریعت محمدی میں پہلے بیت المقدس اور پھر کعبہ شریعت کی جانب رخ کرنے کی مثال پیش کی ہے۔

تو تمام انبیاء نے کرام کا دین ایک ہی ہے چاہے ان کے شرعی امور بجالانے کا طریقہ کار الگ الگ ہو؛ کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ کسی حکمت کے تحت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک عرصے کے لیے کوئی کام کرنے کا حکم دیا جائے، پھر وہ عرصہ ختم ہونے پر کچھ اور کام کرنے کا حکم دے دیا جائے تو اس سے پہلا کام منسوخ ہو جاتے گا۔ منسوخ ہونے سے پہلے اس پر عمل اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، اور منسوخ ہونے کے بعد ناج پر عمل اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے، لہذا اگر کوئی شخص منسوخ دین پر عمل کرتا رہے اور ناج دین پر عمل نہ کرے تو وہ دین اسلام پر نہیں ہے اسے ہی وہ کسی بھی نبی کا پیر و کار ہے؛ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاری کو کافر قرار دیا ہے؛ کیونکہ انہوں نے منسوخ دین کو اپنایا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر امت کی حالت اور اس کی وقتی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے شرعی احکامات صادر فرمائے، ان احکامات میں اس امت کی بہتری کی ضمانت بھی ہوتی تھی، اور امت کے مخادعات کو بھی منظر رکھا جاتا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان احکامات میں سے جسے چاہتا ہے منسوخ فرمادیا؛ کیونکہ ان کی چند اس ضرورت نہیں رہی تھی، تا آں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی مکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دھرتی کے تمام لوگوں کے لیے قیامت تک نبی بننا کر بھیجا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی شریعت عنایت فرمائی جو کہ ہر وقت اور ہر جگہ کے لیے موزوں ہے، اس میں کوئی تبدیلی یا منسوخی نہیں ہے؛ چنانچہ پوری دھرتی کے تمام لوگوں کے لیے صرف ایک ہی اختیار ہے کہ وہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں؛ جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **﴿فَلَمَّا آتَيْنَا أَنَّا سُلَيْمَانَ الَّذِي رَسُولُ اللَّهِ أَتَيْنَاهُمْ بِهِمْ﴾**۔ ترجمہ: کہہ دیجیے! اے لوگو! یقیناً میں تم سب کی جانب اللہ کا رسول ہوں۔ [الاعراف: 158] "ختم شد" "الإرشاد إلى صحيح الاعتقاد" (ص: 194)

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (172775) کا جواب ملاحظہ کریں۔

والله عالم